



سوال

(85) صلاة مكتوبہ کے بعد امام کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعد ہر صلاۃ مكتوبہ کے امام کا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور مقتدیوں کو آمین آمین کہنا اور اس کو ہر نماز کے بعد لازم کر لینا کیسا ہے؟ مشکوٰۃ المصابیح ”باب الذکر بعد الصلاۃ“ کی حدیث: ”عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سلم لم یقعہ الا مقدار ما یقول: اللهم أنت السلام۔۔۔ الخ [1] (رواہ مسلم) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیرنے کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے، جتنی دیر میں یہ پڑھ لیں: ”اللهم أنت السلام۔۔۔ الخ“ تو ہر نماز کے بعد (سوائے فجر و عصر کے، کیونکہ دوسری روایتوں میں ان دونوں نمازوں کے پیچھے ذکر و دعا کرنے کا طلوع و غروب آفتاب تک ثبوت ملتا ہے) مناجات بیست مذکورہ کا التزام و مواظبت خلاف سنت نبویہ معلوم ہوتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر صلاۃ مكتوبہ کے بعد ہر شخص کو، خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، دعا مانگنا بلاشبہ سنت سے ثابت ہے، لیکن ہر صلاۃ مكتوبہ کے بعد امام اور مقتدیوں کا اس طریقے سے دعا مانگنے کو لازم کر لینا جو طریقہ سوال میں مذکور ہے، اس کا ثبوت سنت سے نہیں ملتا۔ لہذا التزام مذکور کو توڑ دینا مناسب ہے اور اس حکم میں کل صلوات مكتوبہ یکساں ہیں، ان میں سے فجر و عصر کے استثنا کی کوئی وجہ نہیں ہے، گو دوسری روایتوں سے ان دونوں نمازوں کے بعد ذکر و دعا کرنے کا طلوع و غروب آفتاب تک ثبوت ملتا ہو، لیکن ان سے بطریق مذکورہ سوال ان دونوں نمازوں کے بعد مانگنے کا ثبوت نہیں ملتا اور حدیث مندرجہ سوال کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد باستثنا سے مقدار ”اللهم أنت السلام“ کہنے کے اُس بیست پر نہیں بیٹھے رہتے تھے، جس بیست پر قبل سلام بیٹھے ہوتے، بلکہ دائیں یا بائیں طرف پھر مقتدیوں کے روبرو بیٹھ جاتے تھے، چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث ذیل سے یہ امر بخوبی واضح ہے:

قال البخاری فی صحیحہ: ”باب یستقبل الإمام الناس إذا سلم۔ حدیثا موسیٰ بن اسماعیل قال: حدیثا جریر بن حازم قال: حدیثا أبو رجاء عن سمرۃ بن جندب قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی صلاۃ أقبل علینا بوجہ۔۔۔ الخ [2]

[امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں فرمایا ہے: اس بارے میں باب کہ جب امام سلام پھیر چکے تو وہ لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔ ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہمیں ابو رجاء نے بیان کیا، انھوں نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پوری کر لیتے تو (سلام پھیر کر) ہماری طرف منہ پھیر لیتے۔۔۔]

